



سوال

(599) شادی شدہ کا دوسری عورت ناجائز اولاد حاصل کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک نوجوان نے جو کہ شادی شدہ ہے اپنا گھر بابچے وغیرہ میں دوسری کسی عورت سے مراسم پیدا کیے (جو کہ بغیر نکاح کے کسی اور مرد کے ساتھ رہتی ہے) اور اس کی دو عدد بچیاں بھی ہو گئیں مگر اس چیز کا علم اس نوجوان کی اپنی پہلی بیوی اوبچے کو نہیں ہے اور نہ ہی اس چیز (دونوں بچوں) کا علم دوسرے مرد کو ہے کہ یہ دونوں لڑکیاں جو میرے پاس رہتی ہیں کسی اور مرد کی ہیں مگر یہ نوجوان اب بھی اپنی دوست لڑکی کو ملتا ہے جو کہ ابھی تک اسی مرد کے ساتھ رہتی ہے وہ مرد ان کو اپنی اولاد تصور کرتا ہے اور یہ نوجوان اپنی اولاد تصور کرتا ہے کیا۔

(1) یہ بچیاں حلال ہیں یا حرام اگر حرام ہیں تو حلال کیسے ہو سکتی ہیں۔ اگر حرام ہیں تو ان بچیوں کا کیا تصور ہے؟

(2) اس نوجوان کی اب اپنی سہیلی سے شادی ہو سکتی ہے؟ (جو کہ اہل کتاب ہے)

(3) اسلامی قانون کے تحت اس نوجوان کی کیا سزا ہے؟ اس کی سہیلی کی کیا سزا ہے؟ اور ان دونوں بچیوں کے بارے میں اسلام کیا کہتا ہے؟

(4) اسلام میں جہاں سزا کا تعلق ہے وہاں معافی بھی ہے اس جرم کی معافی کیسے ہو سکتی ہے؟ بچیاں کیسے حلال ہو سکتی ہیں؟ یا یہ کہ دونوں بچیوں کو یہ نوجوان بھول جائے اور اولاد تصور نہ کرے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

(1) سوال میں مذکور دونوں بچیاں چونکہ نطفہ حرام میں اس لیے ان کے حلال بننے کی کوئی صورت نہیں واقعی ان بچیوں کا تو کوئی تصور نہیں قصور سب زانی کا ہے یا پھر مزینہ کا ہے لیکن چونکہ یہ حرام ملاپ کا نتیجہ ہیں اس لیے اولاد الرتبا ہیں جس کی بناء پر ان کا نسب اور میراث جت والد شرعاً منتقود ہے ہاں البتہ نیکی کی صورت میں ان کے اعمال کا اعتبار اور شمار ہے مثلاً ولد الرتبا اہلیت کی بناء پر امامت کرا سکتا ہے حدیث میں ہے۔

«لو ہم اقرؤہم لکتاب اللہ»

اس حدیث کے عموم کی بناء پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی صحیح میں ولد البغنی کی صحت امامت پر استدلال کیا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں



«زہب الجہوری صیامامہ ولد الرنا» ایضاً فتح الباری (۲/۱۸۵)

یعنی ”جہور اہل علم کے نزدیک بھی ولد الرنا کی امامت درست ہے۔“

(2) کتابیہ سے نکاح کا جواز ہے (سورۃ المائدہ) بشرطیکہ یہ حرام کاری کے ذریعہ نہ ہو باہیں صورت تائب ہونا ضروری ہے۔

(3) اگر یہ حرام کاری کے مرتکب ہیں تو ان پر شرعی سزا نافذ ہوگی لیکن اس کا نفاذ کرنا حکومت کا کام ہے بصورت دیگر تائب ہونا کافی ہے اور بچیاں نیکی کی سعی کریں۔

(4) زانی اپنے جرم پر اللہ کے حضور تائب ہو اور بچوں کا سلسلہ نسب اس سے ملحق نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ حرام کاری کا نتیجہ ہیں۔ جب کہ اسلام عفت و عصمت کا درس دیتا ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج 1 ص 874

محدث فتویٰ